© rasailojaraid.com

فتاویٰ

ترجمہ: فاروق احمد حسینوی

خادموں کے ساتھ علیحدگی / بے پردگی !

❁ **سوال:** عورت کا گھریلو ملازمین اور ڈرائیوروں کے سامنے آنا کیسا ہے اور کیا ان کو اجنبی سمجھا جائے گا۔ میری والدہ مجھے ان کے سامنے آنے سے قبل سر پر سکارف رکھنے کا کہتی ہیں، کیا ایسا کرنا دین میں جائز ہے جو ہمیں اللہ کے احکامات کی اطاعت کا حکم دیتا ہے؟

جواب: گھریلو ملازم اور ڈرائیور کا وہی حکم ہے جو باقی مردوں کا ہے۔ اگر وہ محرم نہ ہوں تو ان سے پردہ کرنا واجب ہے اور ان کے ساتھ سفر کرنا اور خلوت اختیار کرنا ناجائز ہے۔ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے «لا یخلون رجل بامرأة فإن الشیطان ثالثھما» کہ ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اس لئے کہ تیسرا ان کا شیطان ہوتا ہے۔'' (جامع ترمذی:۱۱۷۱)

یہ اور اس جیسے دیگر شرعی دلائل کا عموم اس بات پر دال ہے کہ غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا، ان کے سامنے عورت کا زیب و زینت کا اظہار کرنا حرام ہے اور ان کے سامنے پردہ کرنا واجب اور فرض ہے۔ والدہ یا کسی دوسرے کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ جل شانہ کی نافرمانی کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے۔ (شیخ عبدالعزیز بن بازؒ)

❁ **سوال:** ہمارے گھر میں ایک مسلمان خادمہ رہتی ہے وہ دین اسلام کے تمام فرائض پورے کرتی ہے مگر اپنے بالوں کا پردہ نہیں کرتی کیا مجھے اسے پردہ کرنے کی تلقین کرنی چاہئے؟

جواب: آپ پر اسلام کی رو سے یہ فرض عائد ہے کہ آپ اس کو بالوں اور سارے جسم کو ڈھانپنے کی تلقین کریں تا کہ فتنہ اور فساد نہ پھیل جائے۔ (سعودی دائمی فتویٰ کونسل)

❁ **سوال:** کیا خادمہ پر اپنے مالک کے گھر میں اس سے پردہ کرنا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! خادمہ کو اپنے مالک سے پردہ کرنا واجب ہے اور شریعتِ اسلامیہ کے دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خادمہ کا اپنے مالک سے خلوت اختیار کرنا اور اس کے سامنے اپنی زیب و زینت کو ظاہر کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ پردہ نہ کرنا اور زیب و زینت کا اظہار کرنا

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

فتنے کی طرف لے جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مالک سے خلوت اختیار کرنا، فتنے کو ہوا دینے اور شیطان کو خوش کرنے کے اسباب میں سے ایک ہے۔ (فتویٰ شیخ عبدالعزیز بن بازؒ)

سوال: عورت کا اجنبی ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوکر آنا جانا کیسا ہے؟ کیا مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ اکیلی عورت کے ساتھ گاڑی میں سفر کرے؟

جواب: غیر محرم مرد کا اکیلی عورت کے ساتھ گاڑی میں سفر کرنا اور خلوت اختیار کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: «لا یخلونَّ رجل بامرأة إلا مع ذي محرم» (صحیح بخاری: ۵۲۳۳) ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے مگر یہ کہ وہ اس کا محرم ہو۔''

البتہ جب ایک آدمی کے ساتھ دو عورتیں ہوں تو اس وقت کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اب خلوت باقی نہیں رہی، مگر یہ بات امن اور غیر سفر کے لیے ہے۔ (فتویٰ محمد بن صالح العثیمینؒ)

سوال: اکیلی عورت کا اجنبی ڈرائیور کے ساتھ سوار ہونے کا کیا حکم ہے؟ تاکہ وہ ڈرائیور اسے شہر میں مطلوبہ مقام تک پہنچا دے۔ اور اکیلے ڈرائیور کے ساتھ ایک یا کئی عورتوں کے گروپ کی شکل میں سفر کرنا کیسا ہے؟

جواب: عورت کا بغیر محرم کے ڈرائیور کے ساتھ اس حال میں سفر کرنا کہ گاڑی میں صرف دونوں ہی ہوں، جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ خلوت کے حکم میں آتا ہے اور نبی ﷺ کا یہ صحیح ترین فرمان ہے کہ «لا یخلون رجل بأمرأة إلا ومعها ذو محرم» (مسلم: ۳۲۷۲)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ محرم موجود ہو۔''

رسول اللہ ﷺ کا ایک اور مقام پر یہ فرمان بھی موجود ہے:

«لا یخلونَّ رجل بأمراة فإن الشیطان ثالثهما» (جامع ترمذی: ۱۱۷۱)

''کوئی آدمی بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت اور تنہائی اختیار نہ کرے، اس لئے کہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

رہا یہ مسئلہ کہ اگر ان دونوں کے ساتھ کوئی اور مرد ہو یا زیادہ مرد ہوں یا ان کے ساتھ ایک یا زیادہ عورتیں ہوں اور ان میں کوئی فتنہ کا بھی ڈر نہ ہو تو اس صورت میں یہ خلوت نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسرے فرد یا زیادہ افراد کا ان دونوں کے ساتھ ہونا تنہائی کو ختم کرنے کے مترادف ہے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ صورت سفر کے علاوہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ کسی عورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا محرم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ سفر کرنا حرام ہے۔جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ «لا تسافر امرأة إلا مع ذي محرم»(معرفة السنن والآثار للبیهقي:۱۰۸۶۲)

''کوئی عورت اپنے محرم کے سوا کسی کے ساتھ سفر نہ کرے۔''

اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے اور اس میں ہر قسم کا سفر شامل ہے خواہ فضا میں سفر کیا جائے یا خشکی پر یا سمندر میں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ (فتویٰ شیخ عبدالعزیز بن باز)

❁ **سوال:** کسی دوسرے ملک سے کسی مسلمان خادمہ کو بغیر محرم کے منگوانا شرع کی روشنی میں کیسا ہے؟ اکثر لوگوں کو یہ مسئلہ پیش آتا ہے اور لوگ مجبوری کا جواز بنا کر علما سے یہ فتویٰ پوچھتے پائے جاتے ہیں جبکہ شرعِ متین میں بغیر محرم کے عورت کا سفر کرنا گناہ ہے۔ تو یہ گناہ کس پر ہوگا کیا عورت پر یا خادم طلب کرنے والوں پر؟

جواب: کسی خادمہ کو بغیر محرم کے کسی دوسرے ملک سے منگوانا نبی ﷺ کی صریح نافرمانی ہے، کیونکہ نبی ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ «لا تسافر امرأة إلا مع ذي محرم»

''کسی عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر محرم سفر کرے۔''(معرفة السنن والآثار للبیهقي:۱۰۸۶۲)

لہٰذا عورت کا بغیر محرم کے کسی جگہ سے آنا فتنہ کا سبب بنتا ہے اور فتنہ کے اسباب بھی پیدا کرنا منع ہیں۔ پس ہر ایسا ذریعہ اور وسیلہ جو حرام کی طرف لے جائے، وہ بھی حرام ہے۔

لوگوں کا اس مسئلہ میں تساہل برتنا بھی خود ایک مصیبت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ضرورت ہے، لیکن ان کے پاس اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ اگر ہم خادمہ کو منگوا سکتے ہیں تاکہ ضرورت پوری ہوجائے تو پھر اس کو بغیر محرم کیوں منگواتے ہیں بلکہ اس کے محرم یا خاوند کو بھی ساتھ منگوانا چاہیے۔ ایسے ہی اس بات کی بھی کوئی دلیل نہیں کہ عورت کو بغیر محرم بلانے کا گناہ صرف اس خادمہ پر ہے یا منگوانے والے ادارے پر ہے جبکہ حرام کا دروازہ کھولنے کے گناہ میں مدد کرنے کی وجہ سے وہ بھی شریک ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو (المائدة:۲) اور خادمہ کو بغیر محرم کے منگوانا برائی کو دعوت دینے کے مترادف ہے نہ کہ اس کا انکار ہے۔ علاوہ ازیں غیر مسلم خادمہ سے مسلم خواتین کا پردہ کرنا علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق واجب نہیں، اس لئے کہ وہ باقی عورتوں کی طرح ہیں۔ ایسے ہی ان کے کپڑے اور برتن دھونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (فتویٰ شیخ محمد بن صالح العثیمین ؒ)